27:سورۃ النمل

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	رکوع نمبر	آیات شمار	پارہ شمار	نام پارہ
27	سُوْرَةُ النَّمْل	مکی	7	93	19	وَقَالَ الَّذِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آیات نمبر 1 تا 14 میں وضاحت کہ یہ قرآن متقی لوگوں کے لئے ہدایت ہے لیکن جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے اور بالآخر خسارے میں رہیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے واقعہ کا اجمالی حوالہ اور کفار کے لئے تنبیہ کہ ان لوگوں نے صرف ظلم اور تکبر کی بنا پر ان معجزات کا انکار کیا حالانکہ اُن کے دل اِن معجزات کی صداقت کا یقین کر چکے تھے اور یہی حال کفار کا ہے۔

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۱﴾ طا، سین ، [ان حروف مقطعات کے حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں] یہ قرآن کی آیات ہیں جو ایک روشن اور واضح کتاب ہے هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾ جو ایسے ایمان لانے والے لوگوں کے لئے سراسر ہدایت اور موجب بشارت ہے، جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور روز آخرت پر مکمل یقین رکھتے ہیں اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ؕ﴿۴﴾ جو لوگ آخرت ہی پر ایمان نہیں رکھتے بلاشبہ ہم نے ان کے برے اعمال ان کی نظر میں

خوشنما بنا دیے ہیں اس لئے وہ گمراہی میں سرگرداں پھرتے ہیں اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ۝۵ یہی وہ لوگ

ہیں جن کے لئے دنیا میں بھی بدترین سزا ہے اور آخرت میں بھی یہی لوگ سب سے

زیادہ نقصان اٹھانے والے ہوں گے وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ مِنْ لَّدُنْ

حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ۝۶ اے پیغمبر ﷺ ! یقیناً آپ کو یہ قرآن ایک بڑی حکمت اور

بڑے علم والی ہستی کی جانب سے سکھایا جا رہا ہے اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ اِنِّيْٓ

اٰنَسْتُ نَارًا ۭ اے پیغمبر ﷺ ! آپ انہیں وہ واقعہ سنائیں جب موسیٰ نے اپنے گھر

والوں سے کہا کہ میں نے ایک جگہ آگ دیکھی ہے سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ

اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ۝۷ میں وہاں سے تمہارے پاس

راستے کی کوئی خبر لے کر آتا ہوں یا تمہارے لئے کوئی سلگتا ہوا انگارا لاتا ہوں تاکہ تم

آگ سے گرم ہو سکو فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ

حَوْلَهَا ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝۸ پھر جب موسیٰ علیہ السلام آگ کے

پاس پہنچے تو آواز آئی "کہ بابرکت ہے وہ جو اس آگ کے اندر ہے نیز وہ جو اس کے

آس پاس ہے" اور اللہ رب العالمین تمام عیوب سے پاک ہے يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ اَنَا

اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝۹ۙ وَاَلْقِ عَصَاكَ ۭ اے موسیٰ ! یہ میں ہوں اللہ، سب

پر غالب اور بڑی حکمت والا اور تم اپنی لاٹھی زمین پر ڈال دو فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ

كَاَنَّهَا جَاۗنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ۭ جب موسیٰ نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈالی تو

دیکھا کہ وہ ایک سانپ کی طرح حرکت کر رہی ہے پس وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے
مڑ کر بھی نہ دیکھا يٰمُوۡسٰى لَا تَخَفۡ اِنِّىۡ لَا يَخَافُ لَدَىَّ الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۰﴾
ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ! خوف نہ کھاؤ، میرے حضور میں پہنچ کر رسول ڈرا نہیں
کرتے اِلَّا مَنۡ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسۡنًۢا بَعۡدَ سُوۡٓءٍ فَاِنِّىۡ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۱﴾
مگر ہاں جس سے کوئی کوتاہی ہو جائے پھر وہ برائی کے بعد بھلائی سے اس کی تلافی کر
دے تو میں بڑی مغفرت کرنے والا اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہوں وَ اَدۡخِلۡ يَدَكَ
فِىۡ جَيۡبِكَ تَخۡرُجۡ بَيۡضَآءَ مِنۡ غَيۡرِ سُوۡٓءٍ فِىۡ تِسۡعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرۡعَوۡنَ وَ
قَوۡمِهٖ اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالو تو وہ بغیر کسی عیب کے چمکتا ہوا نکلے گا، یہ
دونوں معجزے ان نو معجزوں میں سے ہیں جو تمہیں دے کر فرعون اور اس کی قوم کی
طرف بھیجا جا رہا ہے اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِيۡنَ ﴿۱۲﴾ بلاشبہ وہ بہت فاسق اور
نافرمان لوگ ہیں فَلَمَّا جَآءَتۡهُمۡ اٰيٰتُنَا مُبۡصِرَةً قَالُوۡا هٰذَا سِحۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۳﴾
پھر جب ہمارے نہایت روشن اور واضح معجزے ان لوگوں کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگے
کہ یہ تو کھلا جادو ہے وَجَحَدُوۡا بِهَا وَاسۡتَيۡقَنَتۡهَاۤ اَنۡفُسُهُمۡ ظُلۡمًا وَّعُلُوًّا
فرعون اور اس کی قوم کے لوگوں نے صرف ظلم اور تکبر کی بنا پر ان معجزات کا انکار
کیا حالانکہ اُن کے دل اِن معجزات کی صداقت کا یقین کر چکے تھے فَانۡظُرۡ كَيۡفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۱۴﴾ پس اے پیغمبر ﷺ! دیکھئے کہ ان مفسدوں کا کیسا
انجام ہوا رکوع [۱]

آیات نمبر 15 تا 31 میں اللہ کے نیک بندوں داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کا ذکر کہ جب انہیں اللہ نے نعمتیں عطا کیں تو وہ غرور و تکبر کرنے کی بجائے اللہ کے شکر گزر بندے ثابت ہوئے۔ ملک سبا کی ملکہ اور سلیمان علیہ السلام کا واقعہ کہ انہیں وہ قوت و شوکت عطا کی گئی تھی کہ یہ کفار اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے لیکن انہوں نے کبھی تکبر سے کام نہ لیا اور ہمیشہ اپنے رب کے شکر گزار رہے۔

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ عِلْمًا ۚ وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵﴾ اور بلا شبہ ہم نے داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کو خاص علم عطا فرمایا تو انہوں نے کہا کہ ساری تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے وَ وَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَ قَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَ اُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ پھر داؤد کا جانشین سلیمان بنا اور اس نے کہا کہ اے لوگو! ہمیں اللہ کی طرف سے پرندوں کی بولیاں سکھائی گئی ہیں اور ہمیں ہر قسم کی ضروری چیزیں دی گئی ہیں اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾ بے شک یہ سب کچھ اللہ کا بہت بڑا اور نمایاں فضل ہے وَ حُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ الطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ اور ایک دفعہ سلیمان علیہ السلام کے لئے ان کے لشکر جمع کئے گئے جو جنات، انسانوں اور پرندوں پر مشتمل تھے پھر نظم و ضبط کے ساتھ ان کی صف بندی کی گئی اور روانہ ہوئے حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ

نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَ جُنُوْدُهٗ ۙ

وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ یہاں تک کہ جب سلیمان علیہ السلام اور ان کے لشکر ایک

ایسی وادی میں پہنچے جہاں چیونٹیاں رہتی تھیں تو ایک چیونٹی نے کہا کہ اے چیونٹیو!

اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان علیہ السلام اور ان کے لشکر

بے خبری میں تمہیں کچل ڈالیں فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَ قَالَ رَبِّ

اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ

اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾

چیونٹی کی یہ بات سن کر سلیمان علیہ السلام مسکراتے ہوئے ہنس پڑے اور کہنے لگے

کہ اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کر سکوں جو تو

نے مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہیں اور ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جنہیں تو

پسند کرتا ہے اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما لے وَ تَفَقَّدَ

الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿۲۰﴾ پھر جب

سلیمان علیہ السلام نے پرندوں کا جائزہ لیا تو کہنے لگا کہ کیا بات ہے مجھے ہدہد نظر نہیں

آرہا، کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاۡاَذْبَحَنَّهٗۤ

اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۱﴾ یقیناً میں اسے سخت سزا دوں گا یا اسے ذبح کر

ڈالوں گا یا پھر وہ میرے سامنے اپنی غیر حاضری کا کوئی معقول عذر پیش کر دے

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ

يَّقِيۡنٍ ﴿۲۲﴾ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ ہدہد نے حاضر ہو کر کہا کہ میں ایسی بات معلوم
کر کے آیا ہوں جو آپ کو بھی معلوم نہیں، میں آپ کے پاس قوم سبا کے بارے میں
ایک یقینی خبر لے کر آیا ہوں اِنِّیۡ وَجَدۡتُّ امۡرَاَۃً تَمۡلِکُہُمۡ وَ اُوۡتِیَتۡ مِنۡ کُلِّ
شَیۡءٍ وَّ لَہَا عَرۡشٌ عَظِیۡمٌ ﴿۲۳﴾ میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جو اس قوم کی
حکمراں ہے، اس کو ہر طرح کا سازو سامان بخشا گیا ہے اور اس کا تخت بڑا عظیم الشان
ہے وَجَدۡتُّہَا وَ قَوۡمَہَا یَسۡجُدُوۡنَ لِلشَّمۡسِ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ وَ زَیَّنَ لَہُمُ
الشَّیۡطٰنُ اَعۡمَالَہُمۡ فَصَدَّہُمۡ عَنِ السَّبِیۡلِ فَہُمۡ لَا یَہۡتَدُوۡنَ ﴿۲۴﴾ میں نے
اسے اور اس کی قوم کو دیکھا کہ وہ اللہ کو چھوڑ کر سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان
نے ان کے برے اعمال ان کی نظر میں خوشنما بنا کر انہیں راہ راست سے روک دیا ہے
لہذا وہ ہدایت نہیں پاتے اَلَّا یَسۡجُدُوۡا لِلّٰہِ الَّذِیۡ یُخۡرِجُ الۡخَبۡءَ فِی
السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ یَعۡلَمُ مَا تُخۡفُوۡنَ وَ مَا تُعۡلِنُوۡنَ ﴿۲۵﴾ حتیٰ کہ وہ اس اللہ
کو سجدہ نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزوں کو باہر نکالتا ہے اور جو ہر
اُس چیز کو جانتا ہے جسے تم چھپاتے ہو اور جسے تم ظاہر کرتے ہو اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ
رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ﴿۲۶﴾ [السجدہ] اللہ ہی کی ذات ایسی ہے جس کے سوا
کوئی معبود نہیں اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے قَالَ سَنَنۡظُرُ اَصَدَقۡتَ اَمۡ
کُنۡتَ مِنَ الۡکٰذِبِیۡنَ ﴿۲۷﴾ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں
کہ تو سچ کہہ رہا ہے یا تو جھوٹ بولنے والوں میں سے ہے اِذۡہَبۡ بِّکِتٰبِیۡ ہٰذَا

فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَا ذَا يَرْجِعُوْنَ﴿۲۸﴾ یہ میرا خط لے جا اور ان لوگوں کے پاس ڈال دے، پھر ان کے قریب سے ہٹ جا اور دیکھ کہ وہ آپس میں کیا گفتگو کرتے ہیں قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ﴿۲۹﴾ ملکہ نے کہا کہ اے اہل دربار! ایک معزز شخص کا خط میری طرف بھیجا گیا ہے اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴿۳۰﴾ وہ خط سلیمان کی طرف سے آیا ہے اور اس کا مضمون یہ ہے کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَ اْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ﴿۳۱﴾ اور یہ کہ تم لوگ میرے مقابلہ میں سرکشی نہ کرو اور فرماں بردار بن کر میرے پاس حاضر ہو جاؤ رکوع [۲]

آیات نمبر 32 تا 44 میں ملک سبا کی ملکہ اور سلیمان علیہ السلام کے واقعہ کا بقیہ حصہ۔ پچھلی آیات میں سلیمان (علیہ السّلام) کے خط کا ذکر تھا جس کے بعد ملکہ نے اپنے سرداروں سے مشورہ کیا۔

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿٣٢﴾ ملکہ نے کہا کہ اے میرے دربار کے سردارو! تم مجھے اس معاملہ میں مشورہ دو، میں تمہارے مشورہ کے بغیر کسی بھی معاملہ کا قطعی فیصلہ نہیں کرتی قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ۵ وَّ الْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَا ذَا تَاْمُرِيْنَ ﴿٣٣﴾ انہوں نے جواب دیا کہ ہم بہت طاقتور اور سخت جنگجو لوگ ہیں لیکن حکم کا اختیار آپ کو حاصل ہے، سو آپ دیکھ لیں جو حکم ہمیں دینا چاہیں قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَ كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٣٤﴾ ملکہ نے کہا کہ بے شک بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے برباد کر ڈالتے ہیں اور وہاں کے باعزت لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں، یقیناً یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے وَ اِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ اور فی الحال میں ان کے پاس ایک تحفہ بھیجتی ہوں پھر دیکھتی ہوں کہ ہمارا قاصد کیا جواب لے کر آتا ہے فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۫ فَمَآ اٰتٰىنِ َۦ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾ پس جب ملکہ کا قاصد تحفہ لے کر پہنچا تو سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ

کیا تم مال و دولت سے میری امداد کرنا چاہتے ہو؟ سو اللہ نے جو کچھ مجھے دے رکھا ہے
وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے پس اپنے تحفے سے تم ہی خوش رہو
اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ
اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ یہ تحفہ لے کر تم واپس لوٹ جاؤ، اب ہم ایسا لشکر لے کر
ان پر چڑھائی کریں گے کہ جس کا وہ مقابلہ نہ کر سکیں گے، ہم انہیں وہاں سے ذلیل و
خوار کر کے باہر نکال دیں گے اور وہ ہمارے محکوم بن جائیں گے قَالَ يٰٓاَيُّهَا
الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿۳۸﴾ پھر سلیمان
علیہ السلام نے کہا کہ اے اہل دربار! تم میں سے کون ہے کہ ان لوگوں کے مطیع ہو کر
ہمارے پاس حاضر ہونے سے پہلے ملکہ کا تخت ہمارے پاس لے آئے؟ قَالَ
عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ
عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿۳۹﴾ جنات میں سے ایک قوی ہیکل جِن نے کہا کہ اس سے پہلے
کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں، میں اس کا تخت آپ کے پاس لے آؤں گا بلاشبہ میں ایسا
کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہوں اور امانت دار بھی ہوں قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ
مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ۭ دربار میں سے
ایک شخص جس کے پاس کتاب کا علم تھا بولا کہ میں آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے اس
تخت کو یہاں حاضر کر دوں گا فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ
رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۭ پھر جب سلیمان علیہ السلام نے اس تخت کو

اپنے سامنے موجود پایا تو کہا کہ یہ بھی میرے رب کا فضل ہے تا کہ وہ مجھے آزمائے کہ
میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں وَ مَنۡ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشۡكُرُ
لِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّىۡ غَنِىٌّ كَرِيۡمٌ ﴿۴۰﴾ اور جو شخص اللہ کا شکر ادا کرتا
ہے تو وہ اپنے ہی فائدہ کے لیے کرتا ہے اور جو کوئی ناشکری کرے گا تو یاد رکھے کہ
میرا رب بڑا بے نیاز اور بڑا اکرم کرنے والا ہے قَالَ نَكِّرُوۡا لَهَا عَرۡشَهَا نَنۡظُرۡ
اَتَهۡتَدِىۡۤ اَمۡ تَكُوۡنُ مِنَ الَّذِيۡنَ لَا يَهۡتَدُوۡنَ ﴿۴۱﴾ پھر سلیمان علیہ السلام نے
حکم دیا کہ اس تخت کی شکل کو ایسا بدل دو کہ ملکہ کے لئے اس کی شناخت ممکن نہ ہو،
ہم دیکھیں گے کہ کیا وہ صحیح بات تک پہنچتی ہے یا ان لوگوں سے ہے جو سوجھ بوجھ
نہیں رکھتے فَلَمَّا جَآءَتۡ قِيۡلَ اَهٰكَذَا عَرۡشُكِ ؕ پھر جب ملکہ حاضر ہوئی تو
سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے قَالَتۡ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَ اُوۡتِيۡنَا
الۡعِلۡمَ مِنۡ قَبۡلِهَا وَ كُنَّا مُسۡلِمِيۡنَ ﴿۴۲﴾ ملکہ نے کہا کہ بالکل ایسا ہی بلکہ شاید وہی
ہے اور ہمیں تو پہلے ہی آپ کی نبوت کا علم ہو گیا تھا اور ہم اطاعت گزار ہو چکے تھے
وَصَدَّهَا مَا كَانَتۡ تَّعۡبُدُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتۡ مِنۡ قَوۡمٍ كٰفِرِيۡنَ ﴿۴۳﴾
اس کو اب تک ایمان لانے سے ان معبودوں کی عبادت نے روک رکھا تھا جنہیں وہ
اللہ کے سوا پوجتی تھی، کیونکہ وہ ایک کافر قوم سے تھی قِيۡلَ لَهَا ادۡخُلِى الصَّرۡحَ ۚ
فَلَمَّا رَاَتۡهُ حَسِبَتۡهُ لُجَّةً وَّكَشَفَتۡ عَنۡ سَاقَيۡهَا ؕ ملکہ سے کہا گیا کہ اس محل
میں داخل ہو جا، پھر جب اس نے چمکدار فرش کو دیکھا تو خیال کیا کہ یہ گہرا پانی ہے سو

اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اٹھالیا قَالَ اِنَّهٗ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ۬ؕ سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ یہ ایسا محل ہے جو چکنے شیشہ کا بنا ہوا ہے قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَ اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۴﴾ ملکہ نے کہا کہ اے میرے رب ! میں آج تک اپنے نفس پر بڑا ظلم کرتی رہی اور اب میں سلیمان علیہ السلام کے ساتھ اللہ ربُ العالمین کے آگے سر تسلیم خم کرتی ہوں رکوع [۳]

آیات نمبر 45 تا 58 میں قوم ثمود اور قوم لوط کا ذکر کہ یہ دونوں قومیں نافرمانی کی وجہ سے ہلاک کر دی گئیں اور ان کے کھنڈرات مکہ سے زیادہ دور نہیں ہیں، سو مشرکین کو ان کے انجام سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ اور ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح علیہ السلام کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ تم لوگ اللہ کی عبادت کرو تو وہ لوگ دو فرقوں میں تقسیم ہو گئے اور دین کے بارے میں باہم جھگڑنے لگے قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾ صالح علیہ السلام نے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! تم لوگ نیک کام کرنے کی بجائے عذاب مانگنے میں کیوں جلدی کرتے ہو، تم لوگ اللہ تعالیٰ سے بخشش کیوں نہیں طلب کرتے تا کہ تم پر رحم کیا جائے؟ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَ بِمَنْ مَّعَكَ ؕ وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم نے تجھے اور تیرے ساتھیوں کو منحوس پایا ہے قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ صالح علیہ السلام نے کہا کہ تمہاری نحوست کا سبب تو اللہ ہی کے علم میں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ آزمائش میں مبتلا کئے گئے ہو وَ كَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَ لَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ اور اس شہر میں نو سردار تھے جو ہر جگہ فساد برپا کرتے تھے اور اصلاح پر آمادہ نہیں ہوتے تھے قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَ

اَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ﴿۴۹﴾

انہوں نے آپس میں کہا کہ تم سب اللہ کی قسمیں کھاؤ کہ ہم رات کو صالح علیہ السلام اور اس کے گھر والوں پر حملہ کریں گے، پھر اس کے وارثوں سے کہہ دیں گے کہ ہم تو ان لوگوں کی ہلاکت کے موقع پر موجود ہی نہ تھے اور یقینا ہم سچے ہیں

وَ مَكَرُوْا مَكْرًا وَّ مَكَرْنَا مَكْرًا وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ﴿۵۰﴾

انہوں نے ایک سازشی منصوبہ بنایا اور ہم نے اس کے خلاف ایسی جوابی تدبیر کی جس کے متعلق وہ سوچ بھی نہ سکتے تھے

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَ قَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ﴿۵۱﴾

سو دیکھ لو کہ ان کی سازش کا کیا انجام ہوا، ہم نے انہیں اور ان کی ساری قوم کو تباہ کر دیا

فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ

سو دیکھ لو یہ ہیں ان کے گھر جو آج ویران پڑے ہیں، اس ظلم کی پاداش میں جو وہ کیا کرتے تھے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ﴿۵۲﴾

بے شک اس واقعہ میں دانش مند لوگوں کے لئے بڑی عبرت ہے

وَ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا يَتَّقُوْنَ﴿۵۳﴾

اور ہم نے ان لوگوں کو بچا لیا جو ایمان لے آئے تھے اور تقویٰ کی روش اختیار کر چکے تھے

وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ﴿۵۴﴾

اور ہم نے لوط علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم دیدہ و دانستہ اس بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہو

اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ﴿۵۵﴾

کیا تم شہوت کی خاطر عورتوں کو چھوڑ کر

مَردوں کے پاس جاتے ہو، حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ سخت جہالت کا کام کرتے ہو

فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٥٦﴾ مگر اس کی قوم کے پاس اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ انہوں نے آپس میں کہا کہ لوط علیہ السلام اور اس کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو، یہ بڑے پاکباز بنتے ہیں

فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾ آخر کار ہم نے لوط اور اس کے گھر والوں کو بچا لیا سوائے اس کی بیوی کے جس کے بارے میں ہم نے طے کر رکھا تھا کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں ہو گی

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٥٨﴾ پھر ہم نے ان کے اوپر پتھروں کی زبردست بارش برسائی، سو کیا ہی بری بارش تھی ان لوگوں پر جنہیں پہلے ہی برے انجام سے خبردار کر دیا گیا تھا

آیت نمبر 59

آیات نمبر 59 تا 66 میں اس کائنات میں ہر طرف پھیلی ہوئی اللہ کی قدرت کاملہ کی نشانیوں کا ذکر اور مشرکین سے سوال کہ کیا تمہارے معبود یہ سب کچھ کر سکتے ہیں ۔ مشرکین کا آخرت سے انکار اور انہیں انتباہ۔

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ اے پیغمبر ﷺ ! آپ فرما دیجئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اس کے ان بندوں پر سلامتی ہو جنہیں اس نے برگزیدہ کیا آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿59﴾ آپ ان لوگوں سے پوچھئے کہ اللہ بہتر ہے یا ان کے وہ باطل معبود جنہیں یہ اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ وہ کون ہے
جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا ؟
فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ اور اس
پانی کے ذریعے خوشنما باغ اگائے ورنہ یہ تمہارے لئے ممکن نہ تھا کہ تم ان باغوں کے
درخت اگا سکو ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ان کاموں میں
شریک ہے ؟ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ؕ﴿۶۰﴾ ہرگز نہیں ! بلکہ یہ مشرکین ایسے لوگ ہیں جو
دوسروں کو اللہ کے برابر ٹھہراتے ہیں اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَاۤ
اَنْهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِىَ وَ جَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ وہ کون ہے جس
نے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور اس کے اندر دریا بنائے اور اس کے لئے بھاری پہاڑ
بنائے اور ایسی بحری روئیں بنائیں جن کے درمیان پردہ ہے ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ کیا اللہ کے
ساتھ کوئی اور معبود بھی ان کاموں میں شریک ہے ؟ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۶۱﴾
ہرگز نہیں ! مگر ان لوگوں میں سے اکثر ایسے ہیں جو نہیں جانتے اَمَّنْ يُّجِيْبُ
الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ وہ کون ہے
جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جب کہ وہ اسے پکارے اور اس کی تکلیف و مصیبت کو دور کرتا
ہے اور وہ کون ہے جس نے تمہیں زمین کا جانشین بنایا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ کیا اللہ کے ساتھ
کوئی اور معبود بھی ان کاموں میں شریک ہے ؟ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ﴿۶۲﴾ لیکن تم لوگ
بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِىْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ
مَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ ؕ وہ کون ہے جو خشکی اور سمندر

کی تاریکیوں میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے اور باران رحمت سے پہلے خوشخبری دینے
والی ہوائیں بھیجتا ہے ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ان
کاموں میں شریک ہے؟ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ﴿۶۳﴾ اللہ ان باطل معبودوں
سے بہت برتر ہے جنہیں وہ شریک ٹھہراتے ہیں اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ
يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ وہ کون ہے جو مخلوق کو پہلی
مرتبہ پیدا کرتا ہے اور پھر دوبارہ بھی پیدا کرے گا اور جو آسمان اور زمین سے رزق
عطا کرتا ہے ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ان کاموں میں
شریک ہے؟ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۶۴﴾ آپ کہہ دیجئے
کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو اپنا ثبوت پیش کرو قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿۶۵﴾
آپ کہہ دیجئے کہ اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی بھی غیب کا علم نہیں جانتا اور
نہ وہ یہ جانتے ہیں کہ انہیں زندہ کرکے اٹھایا کب جائے گا بَلِ ادّٰرَكَ عِلْمُهُمْ فِي
الْاٰخِرَةِ قف بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا ۫ بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ع ﴿۶۶﴾ اصل بات یہ
ہے کہ وہ لوگ قیامت کا ادراک ہی نہیں کرسکتے اسی لئے وہ آخرت کے بارے میں
شک وشبہ میں مبتلا ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس کی طرف سے اندھے بنے ہوئے
ہیں رکوع [۵]

آیات نمبر 67 تا 81: مشرکین کا آخرت سے انکار اور انہیں انتباہ کہ زمین میں چل پھر دیکھو کہ انکار کرنے والوں کا کیا انجام ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کو تسلی کہ ان منکرین کے اعتراضات کی پرواہ مت کرو، یہ لوگ اندھے اور بہروں کی مانند ہیں۔ یہ قرآن بنی اسرائیل کے بہت سے اختلافات کی بھی وضاحت کر رہا ہے۔

وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا وَّ اٰبَآؤُنَآ اَىِٕنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿۶۷﴾ اور
کافر لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم اور ہمارے باپ دادا گل سڑ کر مٹی ہو جائیں گے تو کیا
ہمیں پھر قبروں سے نکالا جائے گا؟ لَقَدْ وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَ اٰبَآؤُنَا مِنْ
قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ ایسے وعدے تو ہم سے اور ہمارے
آباواجداد سے پہلے بھی ہوتے رہے ہیں لیکن یہ پچھلے لوگوں کی جھوٹی کہانیوں کے سوا
کچھ نہیں قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ ذرا زمین میں گھوم پھر کر دیکھو کہ
مجرموں کا کیسا انجام ہوا وَ لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ لَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا
يَمْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان کافروں کے حال پر غمزدہ نہ ہوں اور نہ
ہی ان کے مکروفریب کی وجہ سے دل میں پریشانی محسوس کریں وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى
هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۷۱﴾ اور یہ کافر پوچھتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو یہ
عذاب کا وعدہ کب پورا ہو گا؟ قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ
تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۷۲﴾ آپ کہہ دیجئے کہ جس عذاب کی تم جلدی کر رہے ہو عین ممکن

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ﴿۷۳﴾ ہے اس کا کچھ حصہ تمہارے بالکل نزدیک آپہنچا ہو یقیناً آپ کا رب تمام لوگوں پر بڑا ہی فضل کرنے والا ہے لیکن اکثر لوگ اس کا شکر ادا نہیں کرتے

وَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ﴿۷۴﴾ بیشک آپ کا رب اُن چیزوں کو بھی جانتا ہے جنہیں یہ اپنے سینے کے اندر چھپائے ہوئے ہیں اور ان چیزوں کو بھی جو یہ ظاہر کرتے ہیں

وَ مَا مِنْ غَآىِٕبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ﴿۷۵﴾ آسمان اور زمین کی کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہیں ہے جو کتاب مبین یعنی لوح محفوظ میں لکھی ہوئی موجود نہ ہو

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ﴿۷۶﴾ بلاشبہ یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر وہ باتیں بیان کرتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں

وَ اِنَّهٗ لَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴿۷۷﴾ اور یقیناً یہ قرآن ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ﴿۷۸﴾ یقیناً آپ کا رب قیامت کے روز ان کے درمیان فیصلہ کا حکم سنا دے گا، وہ بہت زبردست اور سب کچھ جاننے والا ہے

فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ﴿۷۹﴾ سو آپ اللہ ہی پر بھروسہ کیجئے، کچھ شک نہیں کہ آپ صریح حق پر ہیں

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ﴿۸۰﴾

بے شک نہ آپ مُردوں کو اپنی بات سنا سکتے اور نہ ہی بہروں کو اپنی آواز سنا سکتے ہیں

جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے ہوں وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ

اور نہ ہی آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے نکال کر راہ راست پر لا سکتے اِنْ تُسْمِعُ

اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ آپ تو صرف ان ہی لوگوں کو سنا سکتے

ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور پھر فرماں بردار بن جاتے ہیں۔

آیت نمبر 82

آیات نمبر 82 تا 93 میں قیامت کی نشانیوں کا ذکر۔ جب صور پھونکا جائے گا تو پہاڑ بادلوں کی طرح اڑتے پھریں گے، اس دن ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ رسول کا کام صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے، جو اس سے ہدایت حاصل کرے گا وہ اپنے ہی فائدہ کے لئے کرے گا

وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ۠ ﴿۸۲﴾ اور جب ان پر ہماری بات پوری ہونے کا وقت قریب آجائے گا تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے جو ان کو بتائے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے رکوع [۶] وَ یَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُّكَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ اے پیغمبر (ﷺ) ! اس دن کا تصور کیجئے جس دن ہم ہر امت میں سے ایک ایک گروہ ان لوگوں کا جمع کریں گے جو ہماری آیات کی تکذیب کیا کرتے تھے پھر ان کو صفوں میں اکٹھا کریں گے حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَ لَمْ تُحِیْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۴﴾ یہاں تک کہ جب وہ سب حاضر ہو جائیں گے تو اللہ ان سے فرمائے گا کہ کیا تم نے بغیر تحقیق کئے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اگر یہ بات نہیں تو اور کیا کرتے رہے ؟ وَ وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ ﴿۸۵﴾ ان کے ظلم و نافرمانی کی وجہ سے ان پر وعدہ عذاب پورا ہو جائے گا اور وہ کوئی بات نہ کر سکیں گے اَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ لِیَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ

النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے کہ ہم نے رات اس لئے بنائی کہ وہ اس میں آرام کر سکیں اور دن کو روشن بنایا تا کہ کام کر سکیں اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۸۶﴾ اس رات دن کے تغیر میں بھی ان لوگوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں جو ایمان رکھتے ہیں وَ یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ كُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِیْنَ ﴿۸۷﴾ اور جس دن صور پھونکا جائے گا تو جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب گھبرا جائیں گے سوائے جنہیں اللہ اس گھبراہٹ سے محفوظ رکھنا چاہے اور سب اللہ کے حضور عاجز بن کر حاضر ہو جائیں گے وَ تَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّ هِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ اور تم پہاڑوں کو دیکھ کر خیال کرتے ہو کہ یہ اپنی جگہ پر جمے ہوئے ہیں حالانکہ اس دن وہ بادلوں کی طرح چل رہے ہوں گے صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْۤ اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۸۸﴾ یہ سب اس اللہ کی صنّاعی ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط و محکم بنایا ہے، بے شک اللہ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَا ۚ وَ هُمْ مِّنْ فَزَعٍ یَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿۸۹﴾ جو لوگ نیک اعمال لے کر حاضر ہوں گے انہیں اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ رہیں گے وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ ؕ اور جو لوگ برے اعمال لے کر حاضر ہوں گے تو انہیں اوندھے منہ جہنم کی آگ میں ڈال دیا جائے گا هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۰﴾ ان سے کہا

جائے گا کہ تمہیں ان ہی اعمال کا بدلہ دیا جارہا ہے جو تم کیا کرتے تھے اِنَّمَآ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الۡبَلۡدَةِ الَّذِىۡ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَىۡءٍ‌ وَّاُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۙ‏ ﴿۹۱﴾ وَاَنۡ اَتۡلُوَا الۡقُرۡاٰنَ‌ۚ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ بس مجھے تو یہی حکم ملا ہے کہ میں اس مقدس شہر مکہ کے مالک حقیقی کی عبادت کروں جس نے اس شہر کو حرمت بخشی اور جو ہر چیز کا مالک ہے اور مجھے یہ بھی حکم ملا ہے کہ میں اللہ کے فرمانبرداروں میں شامل رہوں اور قرآن پڑھ کر سناتا رہوں فَمَنِ اهۡتَدٰى فَاِنَّمَا يَهۡتَدِىۡ لِنَفۡسِهٖ‌ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَقُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُنۡذِرِيۡنَ‏ ﴿۹۲﴾ سو جس شخص نے ہدایت قبول کی تو وہ اپنے ہی فائدہ کے لئے ہدایت قبول کرتا ہے اور جو شخص گمراہ ہے اس سے کہہ دیجئے کہ میں تو بس برے انجام سے خبردار کرنے والوں میں سے ہوں وَقُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ سَيُرِيۡكُمۡ اٰيٰتِهٖ فَتَعۡرِفُوۡنَهَا‌ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعۡمَلُوۡنَ‏ ﴿۹۳﴾ اور آپ کہہ دیجئے کہ ساری تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو بہت جلد تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا اور تم انہیں پہچان لو گے اور جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو، آپ کا رب اس سے بے خبر نہیں ہے رکوع[۷]

28:سورۃ القصص

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	آیات	پارہ شمار	نام پارہ
28	سُوْرَةُ الْقَصَص	مکی	9	88	20	اَمَّنْ خَلَقَ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

آیات نمبر 46 تک موسیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت سے لے کر تورات کے عطا کئے جانے تک کی سرگزشت۔ مشرکین کو پیغام کہ ان تمام واقعات کے وقت رسول اللہ ﷺ وہاں موجود نہ تھے، جو اس بات کا ثبوت ہے کہ انہیں یہ ساری تفصیل وحی کے ذریعہ معلوم ہوئی ہے۔ آیات نمبر 1 تا 13 میں حضرت موسیٰ کی پیدائش، قتل کے ڈر سے ان کی ماں کا انہیں دریا میں ڈال دینا، فرعون کی بیوی کا انہیں دریا سے نکالنا اور پھر پرورش کے لئے دوبارہ ان کی ماں کے سپرد کرنے کا واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

طٰسٓمّٓ ۝١ طا، سین، میم، (ان حروف مقطعات کے حقیقی معنی اللہ اور رسول اللہ ﷺ ہی جانتے ہیں) تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ ۝٢ یہ کتاب مبین کی آیات ہیں نَتۡلُوۡا عَلَيۡكَ مِنۡ نَّبَاِ مُوۡسٰى وَفِرۡعَوۡنَ بِالۡحَـقِّ لِقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ۝٣ ہم آپ کو موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے کچھ صحیح واقعات ان لوگوں کے لئے پڑھ کر سناتے ہیں جو ایمان لانا چاہیں اِنَّ فِرۡعَوۡنَ عَلَا فِى الۡاَرۡضِ وَجَعَلَ اَهۡلَهَا شِيَـعًا يَّسۡتَضۡعِفُ طَآئِفَةً مِّنۡهُمۡ يُذَبِّحُ اَبۡنَآءَهُمۡ وَيَسۡتَحۡىٖ نِسَآءَهُمۡ ؕ فرعون نے سرزمین مصر میں بڑی سرکشی اختیار کر رکھی تھی اور اس نے وہاں کے لوگوں کو طبقات اور گروہوں میں تقسیم کر دیا تھا، ان میں سے ایک گروہ کو بہت کمزور بنا رکھا تھا وہ ان کے لڑکوں کو قتل کر دیتا تھا

مگر لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا تھا اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ۝۴ بے شک وہ فساد
کرنے والوں میں سے تھا وَ نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ
وَ نَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ۝۵ ہمیں یہ منظور تھا کہ ہم ان لوگوں پر
احسان کریں جنہیں سرزمین مصر میں کمزور بنادیا گیا تھا اور ان ہی کمزور لوگوں کو پیشوا بنائیں
اور انہیں زمین میں وارث بنائیں وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَ
هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ۝۶ اور انہیں زمین میں اقتدار بخشیں
اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہی کچھ دکھا دیں جس کا انہیں اس گروہ کی
طرف سے خطرہ تھا وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ
فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَ لَا تَخَافِيْ وَ لَا تَحْزَنِيْ ۚ ہم نے موسیٰ کی ماں کے دل میں یہ بات
ڈال دی کہ تم اس بچہ کو دودھ پلاؤ پھر جب اس کے بارے میں کسی طرح کا خطرہ محسوس ہو
تو اسے دریا میں ڈال دینا اور کسی قسم کا خوف یا رنج نہ محسوس کرنا اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ
جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۝۷ یقیناً ہم اسے پھر تمہارے پاس واپس لے آئیں گے اور
آخر کار اسے پیغمبروں میں شامل کریں گے فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ
عَدُوًّا وَّ حَزَنًا ؕ تو فرعون کے گھر والوں نے اسے اٹھالیا، تقدیر الٰہی سے بے خبر کہ آخر
یہی بچہ ان کا دشمن اور ان کے لئے غم کا سبب بنے گا اِنَّ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ
جُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِئِيْنَ۝۸ بیشک فرعون، ہامان اور ان کے لشکروں سے بہت بڑی
غلطی ہوئی وَ قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَ لَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰٓى
اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۝۹ اور فرعون کی بیوی نے کہا کہ

یہ بچہ میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اسے قتل نہ کرنا، بہت ممکن ہے کہ یہ ہمیں کوئی فائدہ پہنچائے یا ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنالیں اور انہیں انجام کی خبر نہ تھی

وَ اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْ لَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰﴾

اور ادھر موسیٰ کی ماں کا دل بے قرار ہو گیا اور قریب تھا کہ وہ اس راز کو فاش کر بیٹھتی اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کر دیتے تاکہ وہ ہمارے وعدے پر یقین کئے بیٹھی رہے

وَ قَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ ٘ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱﴾ۙ

اور موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے ان کی بہن سے کہا کہ موسیٰ کے پیچھے پیچھے چلی جاؤ، چنانچہ وہ اس کو دور ہی سے اس طرح دیکھتی رہی کہ فرعون کے لوگوں کو اس کا مطلق احساس تک نہ ہوا

وَ حَرَّمْنَا عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَیْتٍ یَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ هُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾

اور ہم نے پہلے ہی موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلانے والیوں کا دودھ پینے سے روک دیا تھا، اس پر موسیٰ کی بہن نے فرعون کے گھر والوں سے کہا کہ کیا میں تمہیں ایسے گھرانے کا پتہ بتاؤں جو تمہارے اس بچے کی پرورش بھی کر دیں اور وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَ لَا تَحْزَنَ وَ لِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ؑ

بالآخر ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو پھر ان کی ماں کے پاس واپس پہنچا دیا تاکہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمگین نہ ہوں اور وہ یہ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہوتا ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے

رکوع [۱]

آیات نمبر 14 تا 21 میں موسیٰ علیہ السلام کی سرگزشت کا تسلسل۔ حضرت موسیٰ کا غلطی سے فرعون کی قبطی قوم کے ایک شخص کو قتل کرنا، فرعون کے دربار میں ان کے قتل کا مشورہ اور ان کا شہر چھوڑ کر چلے جانے کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

وَ لَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَ اسْتَوٰۤى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۴﴾ اور جب موسیٰ علیہ السلام اپنی جوانی کو پہنچ گئے اور شباب کامل ہوگیا تو ہم نے انہیں حکمت و علم عطا فرمایا اور نیک روش اختیار کرنے والوں کو ہم ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں وَ دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ۗ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ ایک دن موسیٰ ایسے وقت شہر میں داخل ہوئے کہ جب لوگ غفلت میں پڑے سو رہے تھے تو انہوں نے دو آدمیوں کو لڑتے دیکھا، ان میں سے ایک ان کی اپنی قوم بنی اسرائیل کا تھا جب کہ دوسرے کا تعلق دشمن قوم سے تھا فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِىْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِىْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۗ قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ان کی قوم کے شخص نے دشمن کے مقابلہ میں موسیٰ علیہ السلام سے مدد طلب کی، سو موسیٰ علیہ السلام نے اسے ایک گھونسا مارا جس سے اس کا کام ہی تمام ہوگیا اس پر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہ تو ایک شیطانی حرکت ہوگئی، بلاشبہ شیطان انسان کا کھلا دشمن اور گمراہ کرنے والا ہے قَالَ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لِىْ فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶﴾

موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی کہ اے میرے رب ! بے شک میں نے اپنے اوپر ظلم کر لیا پس مجھے بخش دے، سو اللہ نے انہیں معاف فرما دیا، بیشک وہ بہت ہی بخشنے والا اور ہمیشہ رحم کرنے والا ہے قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ ﴿١٧﴾ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے رب! جیسا کہ تو نے مجھ پر یہ فضل کیا ہے میں بھی آئندہ کبھی مجرموں کا مددگار نہ بنوں گا فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ ؕ دوسرے دن صبح کے وقت موسیٰ علیہ السلام خوف واندیشہ کی حالت میں اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے تو اچانک دیکھا کہ وہی شخص جس نے کل مدد طلب کی تھی آج پھر مدد کے لئے انہیں پکار رہا ہے قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿١٨﴾ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا کہ تُو بڑا ہی گمراہ آدمی ہے فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ پھر جب موسیٰ نے اس شخص کو پکڑنا چاہا جو موسیٰ علیہ السلام اور اسرائیلی دونوں کا دشمن تھا تو اسرائیلی شخص یہ سمجھتے ہوئے کہ موسیٰ مجھے پکڑنا چاہتے ہیں فوراً پکار اٹھا کہ اے موسیٰ ! کیا تم آج مجھے اسی طرح قتل کرنا چاہتے ہو جس طرح تم نے کل ایک شخص کو قتل کیا تھا؟ کیا تم اس سرزمین پر ظالم بن کر رہنا چاہتے ہو اور تم یہ نہیں چاہتے کہ اصلاح کرنے والوں میں

سے بنو یہ خبر فرعون کے دربار تک پہنچ گئی اور وہ لوگ موسیٰ کو قتل کرنے کے بارے میں مشورہ کرنے لگے

وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنۡ اَقۡصَا الۡمَدِیۡنَةِ یَسۡعٰی ۫ قَالَ یٰمُوۡسٰۤی اِنَّ الۡمَلَاَ یَاۡتَمِرُوۡنَ بِكَ لِیَقۡتُلُوۡكَ فَاخۡرُجۡ اِنِّیۡ لَكَ مِنَ النّٰصِحِیۡنَ ﴿۲۰﴾

ایک شخص شہر کے آخری کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اور کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! بلاشبہ اہل دربار تمہارے بارے میں مشورہ کر رہے ہیں کہ تمہیں قتل کر ڈالیں، پس تم اس شہر سے فوراً نکل جاؤ، بے شک میں تمہارا خیر خواہ ہوں

فَخَرَجَ مِنۡهَا خَآئِفًا یَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ نَجِّنِیۡ مِنَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۲۱﴾

سو موسیٰ علیہ السلام خوف و اندیشہ کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے اس شہر سے نکل گئے اور دعا کی کہ اے میرے رب! مجھے ان ظالم لوگوں سے بچالے [رکوع ۲]